DAWAT-E-ISLAMI

رسالہ نمبر: 137

امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی 30 حکایات

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی 30 حکایات

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ پورا پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کے ساتھ ساتھ حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مَحَبَّت دل میں موجیں مارنے لگے گی۔

دُرُودِ پاک لکھنے کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْعَبّاس اُقْلِیْشِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں جنَّت میں دیکھا۔ پوچھا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ مَقام کیسے پایا؟ جواب دیا: اپنی کتاب ''اَلْاَرْبَعِیْن''، میں کثرت سے دُرودشریف لکھنے کی وجہ سے۔ (القول البدیع ص ٤٦٧ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱﴾ خُشک دَرَخْت پر تازہ کَھجوریں

عارِف بِاللہ، حضرتِ سیِّدُنا نورُالدّین عبدالرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سفر کے دَوران کَھجوروں کے باغ سے گزرے جس کے تمام دَرَخْت خُشک ہوچکے تھے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبْنِ زُبیر

www.dawateislami.net

رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔ حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس باغ میں پڑاو ڈالا (یعنی قِیام کیا)۔ خُدّام نے ایک سُوکھے دَرَخْت کے نیچے آرام کیلئے بچھونا بچھا دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے عرض کی: اے نواسۂ رسول! کاش! اس سُوکھے دَرَخْت پر تازہ کَھجوریں ہوتیں! کہ ہم سیر ہو کر کھاتے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آہستہ آواز میں کوئی دُعا پڑھی، جس کی بَرَکت سے چند لمحوں میں وہ سوکھا دَرَخْت سَرسبز وشاداب ہو گیا اوراس میں تازہ پکّی کَھجوریں آگئیں۔ یہ منظر دیکھ کر ایک شُتُربان (یعنی اونٹ ہانکنے والا) کہنے لگا: یہ سب جادو کا کرشمہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ اِبْنِ زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: توبہ کر، یہ جادو نہیں بلکہ شہزادۂ رسول کی دُعائے مقبول ہے۔ پھر لوگوں نے دَرَخْت سے کَھجوریں توڑیں اور قافِلے والوں نے خوب کھائیں۔ (شواھدُ النّبوۃ ص۲۲۷)

راکبِ دوشِ شَہَنْشاہِ اُمَم یاحَسَن ابنِ علی! کر دو کرم!
فاطِمہ کے لال حیدر کے پِسَر! اپنی اُلفت دو مجھے دو اپنا غَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲﴾ وِلادت سے قبل بِشارت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چچی جان حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ الْفَضل رضی اللہ تعالٰی عنہا نے آپ سے اپنا خواب عَرض کیا: ''یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم!

www.dawateislami.net

آپ کے مُبارَک جسم کا حصّہ میرے گھر آیا ہے۔'' یہ سنتے ہی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے اچّھا خواب دیکھا، فاطِمہ کے یہاں بیٹا پیدا ہوگا اور تم اسے دودھ پلاؤ گی۔'' جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاں حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وِلادت ہوئی تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ الْفَضْل رضی اللہ تعالٰی عنہا نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دودھ پلایا۔ (الذریۃ الطاھرۃ للدولابی ص ۷۲)

وِلادتِ باسعادت و نام و اَلقاب

امامِ عالی مقام، امامِ ہُمام، امامِ عرش مقام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو محمد حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وِلادتِ باسعادت 15 رَمضانُ الْمبارَک 3 ہجری میں ہوئی۔ (الطبقات الکبیر لابن سعد ج ٦ ص ۳۵۲) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مُبارَک نام: حَسَن، کُنْیَت: ابو محمد اور اَلْقاب: تَقی، سیِّد، سِبْطِ رسولُ اللّٰہ اور سِبْطِ اکبر ہے، آپ کو رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسولِ خدا کے پھول) بھی کہتے ہیں۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حَسَن پھول (حدائقِ بخشش ص ۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم شکلِ مصطفٰے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ (امام) حَسَن (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے بڑھ کر رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔ (بُخاری ج ۲ ص ۵۴۷ حدیث ۳۷۵۲)

www.dawateislami.net

ایسا بیٹا کسی ماں نے نہیں جنا!

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی دیگر صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی طرح نواسۂ رسول حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بَہُت مَحَبَّت فرماتے تھے۔ ایک موقع پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عورتوں نے حَسَن بن علی (رضی اللہ تعالٰی عنہما) جیسا فرزند نہیں جنا۔'' (سبلُ الھدیٰ ج ۱۱ ص ٦٩)

شَفْقتِ مصطفٰے مرحبا! مرحبا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بَہُت مَحَبَّت تھی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کبھی آغوشِ شَفْقَت (یعنی مُبارَک گود) میں اُٹھائے تو کبھی دوشِ اقدس (یعنی مبارک کندھوں) پر سُوار کئے ہوئے گھر شریف سے باہر تشریف لاتے، کبھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھنے اور پیار کرنے کے لئے سیِّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر شریف پر تشریف لے جاتے، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے حد مانوس ہو (یعنی ہِل) گئے تھے کہ کبھی نَماز کی حالت میں مُبارَک پیٹھ پر سُوار ہوجاتے۔

﴿۳﴾ راکبِ دوشِ مصطفٰے

ایک مرتبہ حُضُور پُرنُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

شانۂ اَقدس (یعنی مبارک کندھے) پر سُوار کئے ہوئے تھے تو ایک صاحِب نے عرض کی: **نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَام** یعنی صاحبزادے! آپ کی سُواری تو بڑی اچّھی ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: **وَنِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ** یعنی سُوار بھی تو کیسا اچّھا ہے! (ترمذی ج ۵ ص ۴۳۲ حدیث ۳۸۰۹)

حَسَنِ مُجتَبٰی، سیِّدُ الْاَسْخیا
راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش ص ۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

﴿٤﴾ ابوھُریرہ دیکھتے تو رو پڑتے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں جب (امام) حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ایک دن باہَر تشریف لائے مجھے مسجِد میں دیکھا، میرا ہاتھ پکڑا، میں ساتھ چل پڑا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ ہم بَنُوقَیْنُقاع کے بازار میں داخل ہوئے اور پھر ہم وہاں سے واپَس آئے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''چھوٹا بچّہ کہاں ہے، اسے میرے پاس لاؤ!'' حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا، (امامِ) حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور پیارے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مُبارَک گود میں بیٹھ گئے، سلطانِ دو جہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی زَبان مُبارَک ان کے مُنہ میں ڈال دی اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اسے محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہوں تو بھی

اسے محبوب (یعنی پیارا) رکھ اور جو اس سے مَحَبَّت کرتا ہو اسے بھی محبوب (پیارا) رکھ۔''

(الادب المفرد ص٣٠٤ حدیث١١٨٣)

فاطمہ کے لال حیدر کے پِسر!
اپنی اُلفت دو مجھے دو اپنا غم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٥﴾ اے میرے سردار!

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید مَقْبُرِی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ تھے، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی وہاں تشریف لائے اور ہمیں سلام کیا، ہم نے سلام کا جواب دیا لیکن حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو (سلام کرنے کا) پتا نہ چلا۔ ہم نے عرض کی: اے ابوہُریرہ! (حضرتِ امامِ) حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ہمیں سلام کیا ہے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فوراً (حضرت امام) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جانب مُتَوَجِّہ ہوئے اور فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا سَیِّدِی! یعنی اے میرے سردار! آپ پر بھی سلامَتی ہو۔ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ بے شک حَسَن ''سیِّد'' (یعنی سردار) ہے۔

(المستدرک ج٤ ص١٦١ حدیث٤٨٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٦﴾ یہ میرا پھول ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوبَکْرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ (حضرتِ امام) حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما جو ابھی چھوٹے سے تھے تشریف لائے۔ جب بھی رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم سَجدہ فرماتے (حضرتِ امام) حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی گردن شریف اور پیٹھ مُبارک پر بیٹھ جاتے۔ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نہایت آرام سے اپنا سرِ اقدس سَجدے سے اٹھاتے اور انہیں شفقت سے اُتارتے۔ جب نماز مکمّل کر لی تو صحابۂ کرام علیہم الرّضوان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم اس بچّے سے آپ اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے ایسا سُلوک نہیں فرماتے؟ ارشاد فرمایا: ''یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔''

(مسند بزار ج٩ص ١١١ حديث٣٦٥٧ ملخصاً)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشْر میں خَنداں مثالِ گُل (حدائقِ بخشش ص٧٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ میرا یہ بیٹا سردار ھے

حضرتِ سیِّدُنا ابوبَکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم مِنۡبَر پر جلوہ گر تھے اور (امام) حَسَن بن علی (رضی اللہ تعالٰی عنہما) آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے پہلو (یعنی برابر) میں تھے۔ نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کبھی لوگوں کی طرف توجُّہ کرتے اور کبھی (امام) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف نظر فرماتے،

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرا یہ بیٹا سیِّد (یعنی سردار) ہے، اللہ عزَّوَجلَّ اس کی بدولت مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صُلح فرمائے گا۔'' (بخاری ج ٢ ص ٢١٤ حدیث ٢٧٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٨﴾ امامِ حَسَن مُجْتَبٰی کی خلافت

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شہادت کے بعد حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ مَسْنَدِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو اہلِ کوفہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دَستِ مُبارک پر بیعت کی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا پھر چند شرائط کے ساتھ اُمورِ خلافت حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سپرد فرما دیئے۔ حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تمام شرائط قبول کیں اور باہم صُلح ہوگئی۔ یوں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ مُعجِزہ ظاہر ہوا جو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا تھا کہ اللہ عزَّوَجلَّ میرے اس فرزند کی بدولت مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صُلح فرمائے گا۔ (سوانح کربلا ص ٩٦ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٩﴾ امامِ حَسَن مُجْتَبٰی کا خطبہ

حضرتِ سیِّدُنا شیخ یُوسف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

بیعت کرلی اور اُمورِ خلافت ان کے سپرد فرمادیے تو حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کوفے آنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! بیشک ہم تمہارے مہمان ہیں اور تمہارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے اہلِ بیت ہیں کہ جن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر قسم کی ناپاکی دُور کردی اور انہیں خوب ستھرا فرمادیا۔'' یہ کلمات (یعنی جملے) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بار بار دہرائے حتّٰی کہ مجلس میں موجود ہر شخص رونے لگا اور ان کے رونے کی آواز دُور تک سنی گئی۔ (برکاتِ الِ رسول ص ۱۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۰﴾ دنیا کی شرم عذابِ آخرت سے بہتر ہے

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب خلافت سے دستبردار ہوگئے تو بعض ناواقف لوگ آپ کو یَا عَارَ الْمُؤْمِنِین (یعنی اے مسلمانوں کے لیے باعثِ شرم) کہہ کر پکارتے، اس پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے: ''عار، نار سے (یعنی دنیا کی یہ شرم عذابِ آخرت سے) بہتر ہے۔'' (الاستیعاب ج ۱ ص ٤٣٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خون نہیں بہنے دیا

حضرتِ جُبَیر بِن نُفَیر رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضرتِ امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عَرض کی: لوگ کہتے ہیں آپ پھر خلافت کے طَلَب گار ہیں؟ فرمایا: ''جس وَقت عربوں کے سَر میرے ہاتھوں میں تھے (یعنی اپنی جانیں قُربان کرنے

فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔(ابویعلی)

کے لیے وہ مجھ سے بَیْعَت کر چکے تھے) اس زمانے میں، مَیں جس سے چاہتا ان کو لڑوا دیتا لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رضائے اِلٰہی کے لیے مَیں نے خِلافَت چھوڑ دی اور اُمّتِ مصطفٰے کا خون نہیں بہنے دیا، تو اب دوبارہ خِلافَت کیوں حاصِل کروں؟“

(المستدرك على الصحيحين ج ٤ ص ١٦٢ قول نمبر ٤٨٤٨ سے خلاصہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلافتِ راشدہ

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد خلیفۂ برحق وامامِ مُطْلَق حضرتِ سیِّدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرتِ عُمَر فاروق، پھر حضرتِ عُثمان غنی، پھر حضرتِ مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرتِ امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنھم ہوئے، ان حضرات کو خُلَفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت ج۱ص۲۴۱)

﴿۱۱﴾ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے مَحبَّت کرتا ہوں

حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (امامِ) حَسَن بن علی (رضی اللہ تعالٰی عنھما) کو کندھے پر اُٹھائے ہوئے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کررہے ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے مَحبَّت کرتا ہوں تو بھی اس سے مَحبَّت فرما۔ (ترمذی ج ۵ ص ۴۳۲ حدیث ۳۸۰۸)

یا حسن! اپنی محبّت دیجئے!
عشق میں اپنے ہمیں گُم کیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿١٢﴾ مُنّے کی پیدائش

عارِف بِاللہ، حضرتِ سیِّدُنا نورُالدین عبدالرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی (وفات: 989ھ) نَقْل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ حج کے موقع پر **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا پیدل تشریف لے جارہے تھے کہ دورانِ سفر آپ کے پاؤں مبارک میں سُوجن آگئی، غلام نے عرض کی: حُضُور! کسی سُواری پر سُوار ہوجایئے تاکہ قدموں کی سُوجن کم ہوجائے، امامِ حَسَن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غلام کی درخواست قبول نہ کی اور فرمایا: جب اپنی منزِل پر پہنچو تو وہاں تمہیں ایک حَبَشی ملے گا، اس کے پاس تیل ہوگا، تم اس سے وہ تیل خرید لینا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غلام نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! ہم نے کسی بھی جگہ کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کے پاس ایسی دوا ہو۔ اس جگہ کہاں دستیاب ہوگی؟ جب وہ اپنی منزل پر پہنچے تو وہ حَبَشی دکھائی دیا۔ امامِ حَسَن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ وُہی حَبَشی ہے جس کے بارے میں تم سے کہا تھا، جاؤ اس سے تیل خریدو اور قیمت ادا کرو۔ غلام جب تیل خریدنے کے لیے حَبَشی کے پاس گیا اور تیل کا پوچھا تو حَبَشی نے پوچھا: کس کے لیے خرید رہے ہو؟ غلام نے کہا: امامِ حَسَن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے۔ حَبَشی نے

www.dawateislami.net

کہا: مجھے امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لے چلو، میں ان کا غلام ہوں۔ جب حَبشی حضرتِ امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آیا تو عَرض کی: حُضُور! میں آپ کا غلام ہوں، آپ سے تیل کی قیمت نہیں لوں گا، میری بیوی دَردِ زہ میں مبتلا ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عافیت کے ساتھ اولاد عطا فرمائے۔ حضرتِ امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: گھر جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ویسا ہی بچّہ عطا فرمائے گا جیسا تم چاہتے ہو اور وہ ہمارا پیروکار رہے گا۔ حَبشی گھر پہنچا تو گھر کی حالت ویسی ہی پائی جیسی اس نے امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنی تھی۔ (شواهد النبوة ص ۲۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۳﴾ سُرمہ و خوش بو سے مہمانی

امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نکاح کی دعوت میں شرکت کے لئے (حضرتِ سیِّدُنا امام) حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کو پیغام بھجوایا۔ جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف لائے تو امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ساتھ مسند (مَس۔نَد) پر بٹھایا۔ حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بتایا: میرا روزہ ہے، اگر میرے عِلْم میں یہ بات پہلے آجاتی کہ آپ دعوت فرمائیں گے تو میں (نَفْل) روزہ نہ رکھتا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ چاہیں تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے وُہی اہتمام کیا جائے جو ایک روزے دار کے لئے کیا جاتا ہے۔ حضرتِ

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذِکر اور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

سیّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: روزہ دار کے لیے کیا اِہتمام کیا جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''وہ یہ کہ روزہ دار کو سُرمہ اور خوشبو لگائی جائے۔'' پھر امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سُرمہ اور خوشبو منگوائی اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ دونوں چیزیں لگائی گئیں۔ (تاريخ المدينة المنورة، جزء۳ص۹۸٤)

اے عاشِقانِ صَحابہ و اہلِ بیت! اس حِکایت سے ہمیں یہ مَدَنی پھول حاصِل ہوا: اگر مسلمان پہلے سے کھانے کی دعوت دے تو موقع کی مناسبت سے اُس کی دلجوئی کی خاطِر روزۂ نَفْل تَرْک کر دینا مناسب ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱٤﴾ بچپن میں حدیث سُن کر یاد کر لی

تابِعی بُزرگ حضرتِ سیِّدُنا ابُو الْحَوْرَاء رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے پوچھا: آپ کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہوئی کوئی حدیث یاد ہے؟ فرمایا: یہ حدیث یاد ہے کہ (بچپن میں) ایک مرتبہ میں نے صَدَقے (یعنی زکوٰۃ) کی کَھجوروں میں سے ایک کَھجور اُٹھا کر مُنہ میں ڈال لی تو نانا جان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے مُنہ سے وہ کَھجور نکالی اور صَدَقے کی کَھجوروں میں واپس رکھ دی۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگر ایک کَھجور اِنھوں نے اُٹھالی تو اس میں کیا حَرَج ہے؟ پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ** یعنی ہم اٰلِ محمد کیلئے صَدقے کا مال حلال نہیں ہے۔ (اسد الغابة ج ٢ ص ١٦)

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان **مراٰۃ جلد 3 صَفْحَہ 46** پر لکھتے ہیں: ''اپنی ناسمجھ اولاد کو بھی ناجائز کام نہ کرنے دے۔ وہ دیکھو! حضرتِ حَسَن (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اُس وَقت بَہُت ہی کمسن (یعنی کم عُمْر) تھے مگر حُضُورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے انہیں بھی زکوٰۃ کا چھوہارا (یعنی سوکھی کھجور) نہ کھانے دیا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے پیارے نواسے سیِّدنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کیسی پیاری تربیت فرمائی! اس روایت میں ہمارے لیے یہ مَدَنی پھول ہے کہ بچّوں کی تربیَت ابتِدائی عُمْر سے ہی کرنی چاہیے۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ والدین بچّے کی تربیَت کا صحیح حق ادا نہیں کرتے اور بچپن میں اچھّے بُرے کی تمیز نہیں سکھاتے اور جب وُہی اَولاد بڑی ہو جاتی ہے تو پھر ایسے والدین اپنی اولاد کی نافرمانی کا رونا روتے نظر آتے ہیں۔ ماں باپ کو چاہیے کہ بچپن ہی سے اپنی اَولاد کی تربیَت شریعت وسنّت کے مُطابِق کریں۔ بچّہ سمجھ کر انہیں چُھوٹ نہ دیں اور نہ یہ کہہ کر ان کی تربیَت کو نظر انداز کریں کہ ابھی تو بچّہ ہے جب بڑا ہوگا تو خود سمجھ جائے گا۔

بچّوں کو اچّھا ادب سکھاؤ

بچّوں کی اچّھی تربیَت کے مُتعلِّق فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: اپنی

www.dawateislami.net

اولاد کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرو اور انہیں اچھا ادب سکھاؤ۔ (ابن ماجہ ج٤ ص١٨٩ حدیث٣٦٧١)

تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا

حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچّے کی اچّھی تربیَت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیَت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا؟ (شعب الایمان ج ٦ ص ٤٠٠ حدیث ٨٦٦٢ ملخصاً)

خُو مٹے بے کار باتوں کی، رہے
لب پہ ذِکرُ اللہ میرے دم بدم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿۱۵﴾ ہاتھوں ہاتھ ضَرورت پوری کردی

حضرتِ سیِّدنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک سائل نے حاضر ہو کر تحریری درخواست پیش کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِغیر پڑھے فرمایا: تمہاری ضَرورت پوری کی جائے گی۔ عرض کی گئی: اے نواسۂ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ نے اس کی درخواست پڑھ کر جواب دیا ہوتا۔ ارشاد فرمایا: جب تک میں اس کی درخواست پڑھتا وہ میرے سامنے ذِلّت کی حالت میں کھڑا رہتا پھر اگر اللہ عزَّوَجَلَّ مجھ سے پوچھتا کہ تو نے سائل کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذلیل کیا؟ تو میں کیا جواب دیتا؟ (احیاء العلوم ج٣ ص٣٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

www.dawateislami.net

﴿۱٦﴾ دس ہزار درہم سے نواز دیا

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں بیٹھ کر ایک آدمی ایک بار اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دس ہزار دِرْہَم کا سُوال کر رہا تھا، جیسے ہی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس حاجَت مند کی یہ دعا سنی تو فوراً اپنے گھر تشریف لائے اور اُس شخص کے لئے 10 ہزار دِرْہَم بھجوا دیئے۔ (ابن عساکر ج۱۳ ص۲٤۵)

میرا دل کرتا ہے میں بھی حج کروں
ہو عطا زادِ سفر چشمِ کرم!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۷﴾ حاجی پر اِحسان کرنے والے بخش دیئے جاتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حج کے ارادے سے نکلے، جب مدینۃُ المنوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا پہنچے تو (حضرتِ سیِّدُنا امامِ) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیارت کے لیے بھی حاضِر ہوئے، سلام و دعا کے بعد سفرِ حج کے حالات عرض کیے۔ جب ہم واپس آنے لگے تو (سیِّدُنا امام) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہم میں سے ہر شخص کے لیے چار چار سو دِرْہَم بھجوائے۔ ہم نے رقم لانے والے صاحِب سے کہا: ہم تو مالدار و دولت مند ہیں، ہمیں اِس کی حاجَت نہیں۔ اس نے کہا: آپ حضرات (امامِ) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بھلائی کو واپَس نہ لوٹایئے۔ پھر ہم (حضرتِ سیِّدُنا امامِ) حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ بابرکت میں

www.dawateislami.net

حاضر ہوئے اور اپنی مالداری کے بارے میں عرض کیا۔ فرمایا: میرے عملِ خیر (یعنی بھلائی کے کام) کو واپس مت کیجیے، اگر میری موجودہ حالت ایسی نہ ہوتی تو یہ (رقم قبول نہ کرنا) تمہارے لیے آسان ہوتا، میں تو آپ حضرات کو زادِ راہ پیش کر رہا ہوں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عَرَفے کے دن اپنے بندوں کے مُتعلّق فِرِشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے پَراگندہ حال (یعنی حیران و پریشان) میری بارگاہ میں رَحمت کے سُوالی بن کر حاضِر ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان پر احسان کرنے والے کو بَخش دیا، ان سے بُرا سُلوک کرنے والے کے حق میں ان کے مُحسِن (یعنی احسان کرنے والے) کی شَفاعت قبول کی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جُمُعے کے دن بھی اسی طرح فرماتا ہے۔ (ابن عساکر ج ۱۳ ص ۲۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ مہمان نواز بُڑھیا

حَسَنینِ کریمین (یعنی حسن و حُسین) اور عبد اللہ ابنِ جعفر رضی اللہ تعالٰی عنھم اَجْمَعِیْن تینوں حج کے لیے جا رہے تھے، کھانے پینے اور سامان کا اونٹ بَہُت پیچھے رہ گیا تھا۔ بھوک پیاس سے بے تاب ہو کر یہ صاحِبان راستے میں ایک بُڑھیا کے خیمے (CAMP) پر گئے اور اس سے فرمایا: ہم کو پیاس لگی ہے۔ اس نے ایک بکری کا دودھ نکال کر ان تینوں کو پیش کیا۔ دودھ پی کر انہوں نے فرمایا: کچھ کھانے کے لیے لاؤ! بُڑھیا نے کہا کہ کھانے کو تو کچھ موجود نہیں ہے آپ اسی بکری کو ذَبح کر کے کھا لیجئے۔ ان صاحِبان نے ایسا ہی کیا، کھانے پینے سے فارِغ ہو کر انہوں نے کہا:

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

ہم قُریشی ہیں جب سفر سے واپس آئیں گے تو تم ہمارے پاس آنا ہم تمہارے اس اِحسان کا بدلہ دیں گے۔ یہ کہہ کر یہ تینوں صاحِبان آگے روانہ ہوگئے، جب اُس **بُڑھیا** کا شوہر آیا تو ناراض ہوا کہ تو نے بکری ایسے لوگوں کی خاطِر ذَبْح کرادی جن سے نہ ہماری واقِفیت تھی اور نہ دوستی۔ اس واقعہ کو کچھ مدّت گُزر گئی۔ اُس **بُڑھیا** اور اس کے خاوَند کو **مدینۃُ المنورہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا جانے کی ضَرورت پڑی، وہ وہاں پہنچے اور اونٹ کی مینگنیاں چُن چُن کر بیچنے لگے (تا کہ اپنا پیٹ بھر سکیں)۔ ایک دن یہ **بڑھیا** کہیں جارہی تھی حضرتِ سیّدنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکانِ عالیشان کے قریب سے گُزری اُس وَقْت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ دروازے پر کھڑے تھے۔ بڑھیا پر جُوں ہی نظر پڑی اُس کو پہچان لیا اور اس سے فرمایا: اے خاتون! آپ مجھے پہچانتی ہیں؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں وُہی ہوں جو فُلاں روز تمہارا مہمان ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اچھا آپ وہ ہیں؟ اس کے بعد آپ نے اس **بڑھیا** کو ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دِینار عطا فرمائے اور اپنے غلام کے ہمراہ اس کو حضرتِ سیّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس بھیجا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **بڑھیا** سے پوچھا: اے خاتون! میرے بھائی صاحِب نے آپ کو کیا دیا؟ اُس نے کہا: ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دِینار عطا فرمائے ہیں۔ حضرتِ سیّدُنا امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی اِسی قَدَر انعام اس کو دیا اور اپنے غلام کے ہمراہ حضرتِ سیّدُنا عبد اللّٰہ ابنِ جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے **بڑھیا** سے دریافت کیا: حَسَنینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما نے آپ کو کتنا مال دیا ہے؟

www.dawateislami.net

اس نے کہا: دونوں حضرات نے دو ہزار بکریاں اور دو ہزار دینار عنایت فرمائے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی اس کو دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریاں عطا فرمائیں۔ یُوں وہ بُڑھیا چار ہزار بکریاں اور چار ہزار دینار لے کر اپنے شوہر کے پاس پہنچی۔ (احیاء العلوم ج۳ ص۳۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿١٩﴾ سب کچھ خیرات کر دیا

راکِبِ دوشِ مصطفٰے، سیِّدُ الْاَسْخِیا حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو بار اپنے گھر کا سارا اور تین مرتبہ آدھا مال و اسباب راہِ خدا میں خَرچ فرمایا۔

(حلیة الاولیاء، ج۲ ص۴۷ حدیث١٤٣٤)

اے سخی ابنِ سخی اپنی سخا
سے دو حصّہ سیِّدِ عالی حَشَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٢٠﴾ شوقِ تلاوت

نواسۂ رسول، چمنِ مُرتَضٰی کے جنّتی پھول، جگر گوشۂ بتول سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر رات سُوْرَۃُ الْکَھْف کی تِلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ مُبارَک سورت ایک تختی پر لکھی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی جس زوجہ کے پاس تشریف لے جاتے یہ مُبارک تختی بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہمراہ ہوتی۔ (شعب الایمان ج۲ ص٤٧٥ حدیث٢٤٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

﴿۲۱﴾ معمولاتِ امامِ حَسَن

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک بار مدینۃ المنوّرہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کے ایک قریشی شخص سے سیِّدُنا امامِ حَسَن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مُتعلِّق دریافت فرمایا تو اس نے عرض کی: اے امیرُ الْمُؤمنین! وہ نمازِ فجر ادا فرمانے کے بعد سورج طُلُوع ہونے تک مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی میں تشریف فرما رہتے ہیں۔ پھر ملاقات کیلئے آئے ہوئے مُعزَّزین سے ملاقات و گفتگو فرماتے یہاں تک کہ کچھ دن نکل آتا، اب دو رکْعت نماز ادا فرماتے، اس کے بعد اُمَّہاتُ الْمُؤمنین کی بارگاہ میں حاضری دیتے، سلام پیش فرماتے، بعض اوقات اُمَّہاتُ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ آپ کو کوئی چیز تحفۃً پیش فرماتیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے گھر تشریف لے آتے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ شام کے وَقْت بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر اس قریشی آدمی نے کہا: ہم میں کوئی بھی ان کا ہم مرتبہ نہیں۔ (ابن عساکر ج ۱۳ ص ۲۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۲﴾ مدینہ تا مکّہ 20 بار پیدل سفر

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ اس کے گھر کی طرف کبھی نہ چلا ہوں۔ چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ 20 بار مدینۃُ الْمنوّرہ

www.dawateislami.net

زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً سے پیدل مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج٢ ص٤٦ رقم ١٤٣١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٢٣﴾ غلام آزاد کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، غلام گرم گرم شوربے کا پیالہ دسترخوان پر لا رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے پیالہ گرا جس کی وجہ سے شوربے کے چھینٹے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر بھی آئے۔ یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سُورَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 134 کا یہ حصّہ تلاوت کیا: وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ یعنی "غصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔" آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اسی آیت کا آخری حصّہ پڑھا: وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۚ﴿۱۳۴﴾ یعنی "نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔" آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ تَعَالٰی کی خوشنودی کے لئے آزاد کیا۔ (روح البیان ج٢ ص٩٥ ملخّصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٢٤﴾ اگر ایک کان میں گالی اور دوسرے...

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: لَوْاَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ ھٰذِہٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِیْ اُذُنِی الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَہٗ۔ یعنی اگر کوئی میرے ایک کان

www.dawateislami.net

میں گالی دے اور دوسرے کان میں مُعافی مانگ لے تو میں ضَرور اس کی معذِرت قبول کروں گا۔

(بهجة المجالس وانس المجالس لابن عبدالبر ج۲ ص۴۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۵﴾ نماز کے وَقْت رنگ بدل جاتا

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ جونہی وُضو کر کے فارغ ہوتے آپ کا رنگ بدل جاتا۔ اس کی وجہ پوچھنے پر فرمایا: جو شخص مالِکِ عرش (یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ) کی بارگاہ میں حاضری کا ارادہ کرے تو حق یِہی ہے کہ اس کا رنگ بدل جائے۔ (وفيات الاعيان ج۲ ص۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۶﴾ کُتّے پر شفقت کرنے والا باکمال غلام

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مدینۃُ الْمنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا کے ایک باغ میں ایک ایسے سیاہ فام (یعنی کالے) غلام کو دیکھا جو ایک لُقمہ خود کھاتا اور ایک اپنے کُتّے کو کھلاتا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں اس بات پہ کس نے اُبھارا؟ اس نے عرض کی: مجھے اس بات سے حیا (یعنی شرم) آتی ہے کہ خود تو کھاؤں لیکن اسے نہ کھلاؤں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ بات بہت پسند آئی اُس سے ارشاد فرمایا: میری واپسی تک یہیں ٹھہرنا۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اُس کے مالِک کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے وہ غلام اور باغ خرید فرمایا اور غلام کو آزاد فرما کر باغ اس کو تُحفے میں

www.dawateislami.net

دے دیا۔ غلام بھی عَقْل مَند تھا اور راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کی اَہَمِّیَّت سے آگاہ تھا، لہٰذا اس نے فوراً عرض کی: یَامَوْلَایَ! قَدْ وَهَبْتُ الْحَائِطَ لِلَّذِی وَهَبْتَنِی لَهٗ یعنی اے میرے آقا! میں اس باغ کو اسی کی رِضا (یعنی خوشنودی) کی خاطر ہِبہ (Gift) کرتا ہوں جس کی رِضا کے لیے آپ نے مجھے یہ عطا فرمایا ہے۔ (تاریخ بغداد ج٦ ص٣٣ رقم ٣٠٥٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٢٧﴾ امامِ حَسَن مُجتَبٰی کا خواب

حضرتِ سَیِّدُنا عمران بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خواب دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آنکھوں کے درمیان ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' لکھا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ خوشخبری اپنے اہلِ بیت کو سنائی۔ انہوں نے جب یہ واقعہ تابِعی بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سامنے بیان کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اگر واقعی یہ خواب دیکھا ہے تو ان کی عُمْر کے چند ہی دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس واقِعے کے کچھ دن ہی بعد امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصال ہو گیا۔ (الطبقات الکبیر لابن سعد ج ٦ ص ٣٨٦ رقم ٧٣٧٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٢٨﴾ ایسی مخلوق پہلے کبھی نہیں دیکھی

وفات کے قریب حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ سَیِّدُنا امامِ

حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کی تسکین کے لیے عرض کیا: بھائی جان! آپ کیوں رنجیدہ ہیں؟ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم اور حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں آپ کو عنقریب حاضری کی سعادت نصیب ہوگی اور وہ دونوں آپ کے آباء (نانا جان اور ابو جان) ہیں، اور حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ، حضرتِ فاطِمہ زَہرا رضی اللہ تعالٰی عنہما کی بارگاہ میں حاضری ہوگی اور وہ دونوں آپ کی اُمّہات (نانی جان اور اَمّی جان) ہیں۔ حضرتِ قاسم و طاہِر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا دیدار نصیب ہوگا اور وہ آپ کے ماموں ہیں اور حضرتِ حمزہ و جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ملاقات ہوگی اور وہ آپ کے چچا ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اے بھائی! آج میں ایک ایسے مُعاملے میں داخِل ہونے والا ہوں جس میں پہلے کبھی داخِل نہیں ہوا تھا اور آج میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خَلْق میں سے ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں جس کی مِثْل میں نے کبھی نہیں دیکھی۔

(تاریخ الخلفاء ص ١٥٣ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شَہادَت کا سَبَب

حضراتِ حَسَنَین رضی اللہ تعالٰی عنہما یقیناً اعلیٰ دَرَجے کے شُہَدائے کِرام میں سے ہیں، اِن میں سے کسی کی شَہادت کا مُنکِر گُمراہ بددین ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ٢٦١) حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زَہر دیا گیا۔ اُس زَہر کا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر ایسا اثر ہوا کہ آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارِج ہونے لگیں، 40 روز تک آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سخت تکلیف رہی۔

وفات حسرت آیات

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابومحمد حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 5 ربیعُ الْاَوّل 50ھ کو مدینۃُ الْمنوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں اس دارِ ناپائیدار سے رِحلت فرمائی (یعنی وفات پائی)، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (صفة الصفوة ج ۱ ص ۳۸۶) یہ بھی کہا گیا ہے کہ 49ھ میں وفات ہوئی۔ بوقتِ شہادت حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر شریف 47 سال تھی۔ (تقریب الھذیب لابن حجر عسقلانی ص ۲٤۰)

﴿۲۹﴾ نمازِ جنازہ

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نمازِ جنازہ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پڑھائی جو اس وَقت مدینۃُ الْمنوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے گورنر تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھایا۔ (الاستیعاب ج ۱ ص ٤٤۲ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۳۰﴾ جنازے میں لوگوں کا رش

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جنازے میں اس قدر جمِّ غفیر (Crowd) تھا کہ حضرت سَیِّدُنا ثَعْلَبَہ بن ابی مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں امامِ حَسَن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جنازے میں شریک ہوا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جنّتُ الْبقیع میں (اپنی والدۂ ماجدہ کے پہلو میں) دفنایا گیا، میں نے جنّتُ الْبقیع میں لوگوں کا اس قدر

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزّوجلّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اِزْدِحام (Crowd) دیکھا کہ اگر سوئی بھی پھینکی جاتی تو (بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے) وہ بھی زمین پر نہ گرتی بلکہ کسی نہ کسی انسان کے سر پر گرتی۔ (الاصابة ج۲ ص ٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امامِ حَسَن کی اَولاد

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کثیر اولاد تھی، امام ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے آپ کے شہزادوں کی تعداد 15 اور صاحبزادیوں کی تعداد 8 لکھی ہے۔ (المنتظم ج۵ ص ۲۲۵) جبکہ امام محمد بن احمد ذَہَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے 12 شہزادوں کے نام لکھے ہیں: حَسَن، زید، طلحہ، قاسم، ابوبکر اور عَبْدُ اللّٰہ ان چھ نے اپنے چچا جان سیِّدُ الشُّہدا حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش کیا۔ بَقِیَّہ چھ یہ ہیں: عَمْرو، عبدالرحمٰن، حُسین، محمد، یعقوب اور اسمٰعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آل (یعنی حَسَنی سیِّدوں) کا سلسلہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن مُثَنّٰی (مُ۔ثَن۔نا) اور حضرتِ سیِّدُنا زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے چلا۔ (سیر اعلام النبلاء ج٤ ص ٤٠١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

رمضان المبارک ۱٤۳۸ھ

جون 2017ء

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَریعے اپنے محلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
(۱) خشک دَرَخت پر تازہ کھجوریں	1	تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا	15
(۲) ولادت سے قبل بشارت	2	(۱۵) ہاتھوں ہاتھ ضرورت پوری کردی	15
ولادتِ باسعادت و نام و اَلقاب	3	(۱۶) دس ہزار درہم سے نواز دیا	16
ہم شکلِ مصطفٰے	3	(۱۷) حاجی پر احسان کرنے والے بخش دیئے جاتے ہیں	16
ایسا بیٹا کسی ماں نے نہیں جنا!	4	(۱۸) مہمان نواز بُڑھیا	17
شفقتِ مصطفٰے مرحبا!	4	(۱۹) سب کچھ خیرات کردیا	19
(۳) راکبِ دوشِ مصطفٰے	4	(۲۰) شوقِ تلاوت	19
(٤) ابوہُریرہ دیکھتے تو رو پڑتے	5	(۲۱) معمولاتِ امام حسن	20
(۵) اے میرے سردار!	6	(۲۲) مدینہ تا مکّہ 20 بار پیدل سفر	20
(٦) یہ میرا پھول ہے	6	(۲۳) غلام آزاد کردیا	21
(۷) میرا یہ بیٹا سردار ہے	7	(۲٤) اگر ایک کان میں گالی اور دوسرے۔۔۔	21
(۸) امام حسن مجتبٰی کی خلافت	8	(۲۵) نماز کے وقت رنگ بدل جاتا	22
(۹) امام حسن مجتبٰی کا خطبہ	8	(۲٦) کتے پر شفقت کرنے والا باکمال غلام	22
(۱۰) دنیا کی شرم عذابِ آخرت سے بہتر ہے	9	(۲۷) امام حسن مجتبٰی کا خواب	23
خون نہیں بہنے دیا	9	(۲۸) ایسی مخلوق پہلے کبھی نہیں دیکھی	23
خلافتِ راشدہ	10	شہادت کا سبب	24
(۱۱) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے محبت کرتا ہوں	10	وفات حسرت آیات	25
(۱۲) مُنّے کی پیدائش	11	(۲۹) نمازِ جنازہ	25
(۱۳) سُرمہ و خوشبو سے مہمانی	12	(۳۰) جنازے میں لوگوں کا رش	25
(۱٤) بچپن میں حدیث سن کر یاد کرلی	13	امام حسن کی اولاد	26
بچّوں کو اچھا ادب سکھاؤ	14	یاحسن ابنِ علی! کرم کرو	28

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن کریم		تاریخ المدینۃ المنورۃ	دار الفکر بیروت	الاصابۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
روح البیان	دار احیاء التراث العربی بیروت	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیۃ بیروت	تقریب التھذیب	دار العاصمۃ الریاض
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الاستیعاب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	تاریخ الخلفاء	باب المدینہ کراچی
ترمذی	دار الفکر بیروت	بھجۃ المجالس	دار الکتب العلمیۃ بیروت	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	المنتظم	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شواھد النبوۃ	مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول
الادب المفرد	مصر	صفۃ الصفوۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الذریۃ الطاھرۃ	الکویت
مسند بزار	مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورہ	ابن عساکر	دار الفکر بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
المستدرک	دار المعرفۃ بیروت	وفیات الاعیان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	برکاتِ آلِ رسول	ضیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	اسد الغابۃ	دار احیاء التراث العربی بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	سبل الھدٰی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الطبقات الکبیر	مکتبۃ الخانجی قاھرۃ	سیر اعلام النبلاء	دار الفکر بیروت	سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عزّوجلّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

یا حَسَن ابنِ علی! کر دو کرم

راکِبِ دوشِ شَہَنْشاہِ اُمَم
یاحَسَن ابنِ علی! کردو کرم!

فاطِمہ کے لال حیدر کے پِسَر!
اپنی اُلفت دو مجھے دو اپنا غم

اپنے نانا کی مَحبّت دیجئے
اور عطا ہو قلبِ مُضطَر چشمِ نم

خُو مِٹے بے کار باتوں کی رہے
لب پہ ذِکرُ اللّٰہ میرے دم بَدَم

اے سخی ابنِ سخی اپنی سَخا
سے دو حصّہ سیِّدِ عالی حَشَم

آل و اصحابِ نبی سے پیار ہے
ساری سرکاروں کے در پر سر ہے خَم

پیشوائے نوجوانانِ بِہِشت
ہیں محمد صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے نواسے لاجَرَم

یاحَسَن! ایماں پہ تم رہنا گواہ
عبدِ حق ہوں خادِمِ شاہِ اُمَم

آہ! پلّے میں کوئی نیکی نہیں
عرصۂ محشر میں رکھ لینا بَھرَم

میرا دل کرتا ہے میں بھی حج کروں
ہو عطا زادِ سفر چشمِ کرم!

طیبہ دیکھے اِک زمانہ ہوگیا
یاحَسَن! دِکھلا دو نانا کا حرم

جذبہ دو ''نیکی کی دعوت'' کا مجھے
راہِ حق میں میرے جم جائیں قدم

میں سدا دینی کُتُب لکھتا رہوں
یاحَسَن! دے دیجئے ایسا قلم

دین کی خدمت کا جوش و وَلْوَلہ
ہو عنایت یا امامِ مُحتَرم!

اے شہید کربلا کے بھائی جان!
دُور ہوں عطّار کے رنج و اَلَم

الفاظ و معانی راکِب: سُوار۔ دوش: کندھا۔ لال: بیٹا۔ پِسَر: بیٹا۔ مُضطَر: بےقرار۔ چشمِ نَم: روتی آنکھ۔ خُو: عادت۔ لَب: زبان۔ دَم بَدَم: ہر وقت۔ سَخا: سخاوت۔ عالی حَشَم: بَہُت بُزُرگی والا۔ خَم: جُھکا ہوا۔ عرصۂ محشر: قِیامت کا میدان۔ بَھرَم: لاج۔ سدا: ہمیشہ۔ وَلْوَلہ: بَہُت زیادہ شوق۔ اَلَم: غَم۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

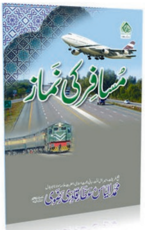

ISBN 978-969-631-894-1
0125624
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net